نظم

آدمی جب آدمیت کا سمجھ لے گا مقام
آدمی کا آدمی کرنے لگے گا احترام

جُھوم جُھوم اٹھے گلاب و یاسمن کس بات پر
صبحدم صحنِ چمن میں جب چلی موجِ خرام

شیخ نے لاریب فرضِ منصبی پورا کیا
مَے گساروں نے مگر مانا کہاں مَے کو حرام

جبرِ اربابِ حکومت سے جنوں کب رک سکا
اس کی تدبیریں عبث اس کا تدّبر بھی ہے خام

جن کے سینے میں تڑپ تھی زندگی کی مر گئے
زندگی کو صرف ملتا ہے شہادت سے دوام

فطرتِ آزاد کیوں کرتی غلامی کو قبول
موت کی حسرت لئے پھرتی ہے دل میں صبح و شام

فلسفہ بے کار مَبحث میں الجھ کر رہ گیا
کرلیا ہے بے دھڑک دل میں حقیقت نے قیام

حق کی خاطر جان دینے سے وہ کتراتا نہیں
دستِ مسلم میں سدا رہتی ہے تیغِ بے نیام

ہرکس و ناکس میں کاشف کی کوئی شہرت نہیں
معتبر ہے اہلِ دانش میں مگر اس کا کلام

ڈاکٹر عتبان محمد چوہان